نسلی اور قومی تعصب کے خلاف جہاد

عبد الملک مجاہد

دنیا کی تمام مساجد تمام لوگوں کے لیے کھلی ہوئی ہیں۔ مسلمان کسی قوم، نسل، طبقے یا رنگ کے اختلاف سے قطع نظر ایک ہی صف میں کندھے سے کندھا ملا کر نماز ادا کرتے ہیں۔ یہ اسلامی مساوات کی ہی تاثیر ہے کہ انڈیا کے دلتوں سے لے کر امریکا و یورپ میں سفید فام اور افریقی النسل اس دین میں داخل ہورہے ہیں۔

تاہم، اس غالب حقیقت کو بعض اوقات اسلامی اقدار سے متصادم کچھ انفرادی رویوں کو بنیاد بنا کر متاثر کیا جاتا ہے۔ کچھ مسلمان شیطان کی چال میں آجاتے ہیں اور نسلی کمتری و برتری کا گمراہ کن کھیل کھیلنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس حقیقت کے باوجود کہ تمام انسان یکساں ہیں اور ایک ہی مرد اور عورت کی اولاد ہیں (الحجرات ۴۹:۱۳)، کچھ لوگ خود کو ماڈرن اور دوسروں کو دقیانوسی تصور کرتے ہیں اور ان کے خلاف تعصب کو ہوا دیتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ ہم خود کو اس جال میں پھنسنے سے کیسے بچائیں؟ ہم نسل پرستی اور قوم پرستی کی ہلاکت خیزیوں سے محفوظ رہنے میں ایک دوسرے کی مدد کیسے کریں؟ ہم ایک بہتر انسان بننے کے لیے کیا کر سکتے ہیں؟ اس سلسلے میں یہاں چند نکات پیش کیے گئے ہیں، جن کے مطابق ہم اس مرض کے خلاف جدوجہد شروع کر سکتے ہیں۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص کسی برائی کو دیکھے، تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے بدل (روک) دے۔ اگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا ہو، تو پھر اپنی زبان سے بدل دے۔ اگر وہ اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا ہو، تو پھر اسے اپنے دل میں برا جانے، اور یہ ایمان کا کم ترین درجہ

ہے'' [صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب کون النھی عن المنکر من الایمان ،حدیث: ۹۵]۔

• **اسلامی اقدار کو جانیے:** کیا ہم جانتے ہیں کہ 'نسل پرستی' کے تعلق سے قرآن وسنت کی تعلیمات کیا ہیں؟ قرآن نے فرد کے کردار کو کامیابی کا معیار قرار دیا ہے، نہ کہ اس کے رنگ ونسل، اور قبائلی یا معاشی حیثیت کو۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے امن کے گہوارے مدینہ منورہ میں، جہاں ایک اسلامی معاشرے کا قیام ہوا۔محض رنگ، نسل، سماجی ومعاشی رُتبے کی برتری کی بنیاد گرانے کی تبلیغ کی اور ان بنیادوں سے پاک معاشرہ قائم کیا۔ والدین، اولاد، اسلامی تعلیم گاہوں اور ائمہ کرام کو چاہیے کہ اسلامی اقدار سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔

• **اللہ سے مدد طلب کریں، جو واقعی مدد کرسکتاہے:** ہم صرف اللہ کی مدد سے اپنے اندر کے نسلی اور متعصّبانہ رویوں سے نجات پاسکتے ہیں۔ان کے ساتھ دعا کریں جو مظلوم ہیں، ذلیل کیے جارہے ہیں، مشکل اور صبر آزما حالات کا شکار ہیں۔ یقیناً دعا سے لوگوں کے درمیان قربت اور محبت بڑھتی ہے۔خود اپنے اور دوسروں کے حق میں بھی دعا کریں تاکہ دوسرے بھی آپ کی قدر کریں۔ اپنے اہل خانہ کے ساتھ مل کر مسجد کے اپنے ساتھیوں اور اپنے ہم پیشہ رفقا کے لیے دعا کریں، خواہ ان کا تعلق کسی بھی طبقے سے ہو، اور یاد رکھیں کہ آپ کا عمل آپ کی دعا کے عین مطابق ہو، کیونکہ عمل کے بغیر خالی دعا کی قدر نہیں۔

• **نفرت سے اجتناب:** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی شخص سے نفرت نہیں کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ تو مکہ سے نفرت تھی اور نہ اہل مکہ سے جنھوں نے آپؐ پر ظلم کی انتہا کردی۔ آپؐ کو اور آپؐ کے جاں نثار ساتھیوں کو بھوکا رکھا اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کو قتل کیا گیا۔مگر ہم دیکھتے ہیں کہ آپؐ، ابوجہل جیسے بدترین دشمن کے لیے بھی دعائیں کرتے رہے۔

• **غلطیوں کا اعتراف کیجیے:** اگر ہم نے اپنی زبان یا اپنے رویّے سے کسی کو تکلیف پہنچائی ہے تو ہمیں اللہ سے معافی مانگنی چاہیے۔ہمیں اپنی غلطیوں کا ذاتی طور پر اعتراف کرنا چاہیے اور ان کی اصلاح کے لیے پُرعزم ہونا چاہیے۔ بدگمانی کی بنا پر جس کسی کو حقیر سمجھ کر اس کی تذلیل کی ہو، اس سے معافی کا طلب گار ہونا چاہیے۔

• **زبان پر قابو:** آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھے اُس چیز کی ضمانت دے جو

اُس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے اور جو اُس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے، تو میں اُسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں [صحیح بخاری، کتاب الرّقاق، باب: حفظ اللسان، حدیث: ۶۱۱۹]۔
اس حدیث کو ذہن میں رکھتے ہوئے، فضول اور لایعنی باتوں کو ترک کرنے کی کوشش کی جانی چاہیے، جس کی بدترین شکل افراد اور گروہوں کی غیبت ہے۔

غیبت کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی کی غیر موجودگی میں اس کے تعلق سے ایسی بات کہنا جو اگر اس کی موجودگی میں کہی جاتی تو اسے ناگوار گزرتی، غیبت ہے''۔ اس پر ایک صحابی نے سوال کیا، یارسولؐ اللہ! جو بات بیان کی جارہی ہو، وہ اگر واقعی اس شخص کے اندر موجود ہو تو؟ اس پر آپؐ نے جواب دیا: ''اگر وہ بات اس کے اندر موجود ہے تبھی تو یہ غیبت ہے، اور اگر موجود نہ ہو تو کہنے والا بہتان کا مرتکب ہوگا'' (جو غیبت سے بھی بدتر ہے)۔ [صحیح مسلم، کتاب البرّ والصلۃ والآداب، باب تحریم الغیبۃ، حدیث: ۴۷۹۶]

ذرا غور کریں کہ بہتان طرازی کس قدر سنگین گناہ ہے۔ اس پر زور دینے کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ زنا سے بھی بدتر گناہ ہے، کیونکہ اگر کوئی شخص زنا کرنے کے بعد توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتا ہے، لیکن بہتان لگانے والے کو اس وقت تک معاف نہیں کیا جائے گا جب تک کہ خود وہ شخص اسے معاف نہ کردے، جس پر بہتان لگایا گیا ہے''۔ [بیہقی، شعب الایمان، التاسع والثلاثون من شعب الایمان، حدیث: ۶۷۴۴]۔

• **نسلی بنیادوں پر دوسرے کا مذاق اُڑانے سے گریز:** نسلی لطیفے بے ضرر مزاح نہیں ہوتے، بلکہ وہ اکثر تعصب کا ایک مہلک اور طاقت ور وائرس لیے ہوتے ہیں۔ غور کیجیے کہ جب کچھ لوگ محض رواروی میں مسلمانوں کو 'دہشت گرد' کہہ دیتے ہیں تو ہمیں کتنا رنج ہوتا ہے۔

قرآن کی اس آیت پر غور کریں: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، نہ کوئی گروہ (مرد) دوسرے گروہ (مردوں) کا مذاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے القاب سے یاد کرو۔ ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بُری بات ہے۔ جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہ ظالم ہیں'' (الحجرات ۴۹:۱۱)۔

اس طرح کا تکلیف دہ اور نادانی پر مبنی مذاق واضح طور پر ان آداب کے خلاف ہے، جس کی اللہ اور اس کے رسولؐ ہمیں ہدایت کرتے ہیں۔ اسلام میں کسی بھی مخلوق کا تمسخر اڑانا، یا اسے تضحیک کا موضوع بنانا گناہ ہے، اور یہ گناہ شدید تر ہو جاتا ہے، جب کسی طبقے کے خلاف اس کا ارتکاب کیا جائے۔

● **تحقیر آمیز الفاظ سے اجتناب:** مسلمانوں کو صرف 'مسلم' کہلانا پسند ہے، 'محمڈن' کہلانا نہیں۔ ہمارا اصرار ہے کہ چونکہ ہم اپنا نام مسلم (مسلمان) لکھتے ہیں اس لیے ہر ایک ہمارے نام کو اسی طرح لکھے۔ اس مطالبے کا لازمی تقاضا یہ بھی ہے کہ ہم دوسرے لوگوں کو بھی انھی ناموں سے پکاریں جو وہ اپنے لیے پسند کرتے ہیں۔

الحمدللہ، اکثر مسلمان تحقیر آمیز الفاظ کا استعمال نہیں کرتے۔ لیکن کبھی کبھار ہم ایسے نام سنتے ہیں، جنھیں ہمیں چیلنج کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کچھ افراد افریقی نژاد لوگوں کے لیے لفظ 'کالا' استعمال کرتے ہیں۔ اگرچہ اس کا لفظی مطلب ہے 'سیاہ'، لیکن اکثر اس کا استعمال تضحیک و توہین کے لیے کیا جاتا ہے۔ کاکیشین کے لیے اردو میں 'گورا' اسی زمرے میں آتا ہے۔ اگرچہ اس کا مطلب محض ایک سفید فام شخص ہے، لیکن یہ اصطلاح سفید نوآبادکاروں یا حملہ آوروں کے تاریخی عدم اعتماد اور فریب کاریوں سے منسوب ہے۔ دوسری طرف زیادہ تر جنوبی ایشیائی لوگوں کو 'شوربے کی بُو والے پاکستانیوں کو 'پاکی' کہہ کر پکارا اور یاد کیا جاتا ہے۔ اکثر یہ اصطلاح ایک نسل کے لوگ اپنی نسل کی برتری کے زعم میں دوسری نسل کے افراد سے متعلق حقارت سے استعمال کرتے ہیں۔

اسی طرح بعض عرب سیاہ فام لوگوں کے لیے 'عبد' کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں، اس حقیقت کے باوجود کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اصطلاح کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ کچھ عرب پاکستانیوں کے لیے 'رفیق' (ساتھی) کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ پھر لفظ 'ابن الخنزیر' (سور کا بچہ) عربوں میں خصوصاً یہودیوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ القاب پیغمبرؐ اسلام کے ماننے والوں کے شایان شان نہیں ہیں، بلکہ یہ ایک دوسرے کے والدین کی توہین نہ کرنے کے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی صریح خلاف ورزی ہے۔ [صحیح بخاری و صحیح مسلم]

اسلامی اصطلاح 'کافر' کا استعمال بھی بہت احتیاط کے ساتھ کرنا چاہیے۔ یہ قرآنی اصطلاح نفرت کے اظہار کی اصطلاح نہیں بنی چاہیے۔

• **تحقیر آمیز رویے کی مخالفت:** اگر کوئی ہماری موجودگی میں کسی کو کسی تکلیف دہ لقب سے پکارے، تو ہم اتنا ضرور کہیں، ''آپ ایسا مت کہیئے۔ اسے اس کے نام سے پکاریئے!'' اگر اس تذلیل کا شکار خود ہم ہیں، تو بھی ہمیں یہ ضرور کہنا چاہیے کہ ''اس طرح کا مذاق مجھے پسند نہیں، اور ظاہر ہے کہ آپ بھی اسے اپنے لیے پسند نہیں کریں گے''۔ ہمیں ناانصافی کی مخالفت کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرنی چاہیے۔ یہ اللہ کی نظر میں بڑے اجر وثواب کی بات ہے۔ اس طرح مخالفت کر کے ہم اللہ کے تین احکام پر عمل کرتے ہیں: • ناانصافی کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں • برائی کی حوصلہ شکنی کریں • لوگوں کو بُرے القاب سے نہ پکاریں۔

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اہلِ ایمان کے فرائض میں سے ہے۔ آیئے حکمت اور صبر کے ساتھ اس فرض کو پورا کریں۔ شائستگی کا دامن نہ چھوڑیں اور اس راستے پر ثابت قدم رہیں۔

• **غلط رویئے کو سب سے منسوب نہ کریں:** اگر آپ کو بعض لوگوں کے رویے میں کچھ غلط نظر آتا ہے، تو اسے ان کے نسلی گروہ کے لیے عام نہ کریں۔ اسے ان چند لوگوں تک ہی محدود رکھا جائے نہ کہ اس کے لیے ان کے پورے طبقے اور پوری نسل کو بدنام کیا جائے۔

• **تضحیک کا نشانہ بننے والوں کا دفاع:** دوسرے لوگوں میں منفرد اور اہم خصوصیات کو نوٹ کریں۔ جس نسلی گروہ کو تضحیک کا نشانہ بنایا جاتا ہے، ان کی مثبت خصوصیات کو منظرعام پر لائیں۔ مثلاً عربوں کی مہمان نوازی، ہندو پاک کی ثقافت میں بزرگوں کا احترام، افریقی نژاد لوگوں کے مزاج میں لچک وغیرہ۔ مراد یہ ہے کہ ان کے دوسرے مثبت پہلو ان لوگوں کے سامنے لائے جائیں، جو اسے دیکھنا نہیں چاہتے۔

اس حدیث پر غور کیجیے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ، رَدَّ اللهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ''جس نے کسی کو کسی مسلمان بھائی کی غیبت سے روکا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کے منہ سے دوزخ کی آگ دُور کردے گا''۔ [ترمذی، کتاب الذبائح، ابواب البّر، باب ماجاء فی الذبّ عن عرض المسلم، حدیث: ۱۹۰۳]

• **ہر ایک کی زبان بولیں:** فرض کریں کہ آپ تین افراد ہیں۔ آپ کے علاوہ دو میں سے ایک آپ کی مادری زبان بولتا ہے اور دوسرا نہیں، تو آپ کیا کریں گے؟

اگر آپ کسی کے سامنے ایسی زبان بولتے ہیں، جو اسے سمجھ میں نہیں آتی تو اس سے بدگمانی اور بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ ایسے موقعوں پر وہ مشترکہ زبان استعمال کریں جو سب کے لیے قابلِ فہم ہو۔ مثلاً اگر آپ اور اکبر دونوں پشتو بولتے ہیں، لیکن علیم پشتو نہیں جانتا تو آپ پشتو میں بات کرنے کی بجائے اُردو میں بات کریں، تاکہ علیم خود کو الگ تھلگ محسوس نہ کرے۔ اگر کسی محفل میں آپ اس رویے کا مشاہدہ کرتے ہیں تو انھیں بتائیں کہ یہ غیر منصفانہ عمل ہے۔ اگر اس ناانصافی کے مرتکب خود آپ ہیں، تو یہ کہہ کر اپنے رویے کا دفاع نہ کریں کہ ''آپ کو ہماری زبان سیکھ لینی چاہیے''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'جب تین افراد اکٹھے ہوں تو ان میں سے دو کوئی خفیہ بات نہ کریں، اور تیسرے کو اکیلا نہ چھوڑ دیں، یہاں تک کہ بہت سارے لوگوں کے ساتھ مل جائیں۔ کیونکہ یہ اس کے لیے تکلیف دہ ہوسکتا ہے'۔ [صحیح مسلم، کتاب السلام، باب تحریم مناجاۃ الاثنین دون الثالث بغیر رضاہ، حدیث: ۴۱۴۸]

• **دوسری ثقافتوں کو جانیے:** دوسری ثقافتوں کے بارے میں مثبت واقفیت حاصل کرنے کے لیے ان کا مطالعہ کریں، اور یہ پڑھیں کہ انھوں نے اپنے بارے میں کیا لکھا ہے اور انسانیت کی تعمیر و ترقی میں کیا حصّہ ادا کیا ہے۔ اس طرح ایک دوسرے کے احترام کے ساتھ ساتھ دل آزاری سے بھی بچ سکیں گے۔

• **خوشیوں میں دوسروں کو شریک کریں:** کیا آپ نے اپنے خاندان میں کسی خوشی کے موقعے پر کبھی اپنے ثقافتی گروپ کے علاوہ دوسرے لوگوں کو بھی مدعو کیا ہے؟ عید ہو، شادی ہو یا نوزائیدہ بچے کا عقیقہ، آئندہ جب آپ مہمانوں کی فہرست تیار کریں تو اس میں مختلف پس منظر والے کچھ افراد کو ضرور شامل کریں۔ خوشیوں کو بانٹنا مختلف نسلی و ثقافتی گروہ کے افراد کو قریب لانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

• **دُکھ درد بانٹیں:** کیا آپ کبھی کسی دوسرے نسلی یا ثقافتی گروہ سے تعلق رکھنے والے اپنے ہمسائے یا کلاس فیلو کی بیماری میں عیادت کو گئے ہیں؟ کیا آپ دوسرے مذہب والوں کے دُکھ درد میں شریک ہوئے ہیں؟ رشتے صرف اچھے وقتوں پر ہی نہیں بنتے، بلکہ مصیبت کی گھڑی میں بھی بنتے ہیں۔ بیماروں کی عیادت کریں، جنازوں میں شرکت کریں، اور ان لوگوں کو تسلی دیں جنھیں

اس کی ضرورت ہے۔ ہمدردی کے اپنے جذبات کو ایک ہی رنگ یا نسل کے لوگوں تک محدود نہ رکھیں۔

• **دل تک جانے والا ایک اور راستہ:** کیا آپ نے دوسری ثقافت کے لوگوں کے ساتھ کبھی اپنا کھانا ساجھا کیا ہے؟

میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو مسلمانوں کی مہمان نوازی کی وجہ سے مسلمان ہوئے ہیں۔ کھانا لوگوں کو اکٹھا کرنے اور دوسروں کو جاننے کا بہترین ذریعہ ہے۔ پڑوسیوں کے ساتھ کھانا ساجھا کریں۔ بلاشبہہ غذا میں ایک سماجی توانائی بھی ہے، اس کا استعمال کریں۔

• **مسکراہٹیں بانٹیے:** کیا آپ اپنی مسکراہٹ اور خوش مزاجی کو ان لوگوں تک محدود رکھتے ہیں جن سے آپ واقف ہیں، خصوصاً اپنے نسلی ثقافتی گروپ تک؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'تمھارا اپنے مسلمان بھائی کے سامنے مسکرانا صدقہ ہے' [ترمذی، ابواب البّر والصلة عن رسول اللّٰہ، باب ماجاء فی صنائع المعروف، حدیث: ۱۹۲۸]۔ لیکن صرف اپنے لوگوں کے لیے نہیں۔ اپنی مسکراہٹ کو اتنا وسیع کریں کہ اس میں سب شامل ہو جائیں کہ مسکراہٹ بند دلوں کو کھول دیتی ہے۔

• **سلام سب کے لیے:** قرآن کا مطالبہ ہے کہ ہم دوسروں کو بہتر طریقے سے سلام کریں جس طرح انھوں نے ہمیں سلام کیا ہے (النساء۴:۸۶)۔ کیا آپ نمازِ جمعہ کے بعد صرف ان لوگوں کو سلام کرتے اور ملتے جلتے ہیں، جن سے آپ کے تعلقات ہیں یا آپ دیگر نسلی گروہ کے افراد کو بھی سلام کرنے میں پہل کرتے ہیں؟

اس حدیث پر غور کریں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے قریب ترین وہ لوگ ہیں جو سلام کرنے میں پہل کرتے ہیں [ابوداؤد، کتاب الادب، ابواب النوم، باب فی فضل من بدأ السلام، حدیث: ۴۵۴۳]۔

سلام کرنا مسلمانوں کے درمیان باہمی محبت بڑھانے کا بہترین ذریعہ ہے، خواہ مخاطب کا تعلق کہیں سے بھی ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'تم جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو گے جب تک تم ایمان نہ لاؤ، اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ میں ایک ایسی چیز کی طرف تمھاری رہنمائی کرتا ہو، جو باہم محبت کرنے کا ذریعہ ہے: سلام

کے پیغام (السلام علیکم) کو عام کرو۔[صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان أنّہ لا یدخُلُ الجنّۃ اِلّا المؤمنون، حدیث:۱۰۶]

• **آج کسی کو گلے لگائیں:** کیا آپ نے کبھی کسی اجنبی مسلمان کو گلے لگایا ہے؟ ایسا کرنے سے اس کے دل میں کیا احساس ہوتا ہے؟ صرف اللہ کی رضا کے لیے اسے اپنی مسجد میں کسی مسلمان پر آزما کر دیکھیں۔اس کے بعد اس سے اپنا تعارف کروائیں، بہرحال وہ آپ کا بھائی ہی تو ہے۔

• **دوسرے محلوں کی مسجد میں نماز:** ہم مختلف مساجد میں نماز پڑھنے کے ذریعے علیحدگی اور سماجی دُوری پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہیں۔دوسرے محلوں کی مسجدوں میں نماز ادا کریں۔آیئے محلے کی تقسیم کو ردّ کرتے ہیں جو ہم نے نہیں بنائی۔اس طرح ہمیں متنوع لوگوں کے ساتھ بات چیت کے مواقع ملیں گے اور مثبت رویے فروغ پائیں گے۔

• **اپنا دفاع کریں:** اگر آپ نسلی مزاح، دشنام طرازی یا حملوں کا نشانہ بنتے ہیں، تو اپنا دفاع ضرور کریں۔سب سے پہلے شیطان مردود کے حملوں سے اللہ کی پناہ مانگیں۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے، اگر آپ غصے میں ہوں تو خاموش ہوجائیں، بیٹھ جائیں، ہٹ جائیں یا وضو کرلیں۔اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہے تو ممکنہ مدد طلب کریں۔

اللہ تعالیٰ ایک مظلوم شخص کو ظلم کا اسی مقدار میں بدلہ لینے کی اجازت دیتا ہے، لیکن اس کی نظر میں معاف کردینا بہتر ہے: ’’برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے، پھر جو کوئی معاف کردے اور اصلاح کرے، اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے، اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا‘‘ (الشوریٰ ۴۲:۴۰)۔

• **انصاف کے علَم بردار بنیں:** اسکول ہوں یا کاروبار اور ملازمت کی جگہیں امتیازی سلوک جیسی ناانصافیوں کے خلاف ایک فعال موقف اختیار کریں۔کسی فرد یا گروہ کو اگر اس کے نسلی پس منظر کی وجہ سے کم معاوضہ دیا جارہا ہے تو آپ اس کے حق کے لیے اُٹھ کھڑے ہوں۔

ارشادِ ربانی ہے: ’’اے لوگو جو ایمان لائے ہو، انصاف کے علَم بردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو اگرچہ تمھارے انصاف اور تمھاری گواہی کی زد خود تمھاری اپنی ذات پر یا تمھارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔فریقِ معاملہ خواہ مال دار ہو یا غریب، اللہ تم سے زیادہ ان کا خیرخواہ ہے۔لہٰذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو۔اور اگر تم نے لگی پٹی بات کہی

یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے‘‘(النساء ۴:۱۳۵)۔

• **نسل پرستی کے مخالف گروہوں کے ساتھ تعاون:** نسل پرستی کے خلاف یا سماجی انصاف کے لیے کام کرنے والی تنظیموں اور گروپوں کو رضا کارانہ طور پر اپنے وقت کا کچھ حصّہ دیں۔ یہ تعاون خود ان تنظیموں میں مسلمانوں کے بارے میں مخالفانہ جذبات کو دُور کرنے کا بھی ذریعہ بن سکتا ہے۔ تمام انبیاؑ عدل وقسط کے قیام کے لیے لوگوں کی مدد کے لیے بھیجے گئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’ہم نے اپنے رسولوںؑ کو صاف صاف نشانیوں اور ہدایات کے ساتھ بھیجا، اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں‘‘ (الحدید ۵۷:۲۵)۔ مشترکہ مقصد کے لیے کام کرنا لوگوں کو قریب لاتا ہے۔ اسلام انسانیت کی مشترکہ بھلائی کے لیے غیرمسلموں کے ساتھ تعاون کی ترغیب دیتا ہے۔ ’’جو کام نیکی اور خداترسی کے ہیں ان میں سب سے تعاون کرو اور جو گناہ اور زیادتی کے کام ہیں ان میں کسی سے تعاون نہ کرو‘‘(المائدہ ۵:۲)۔

• **تعمیر معاشرہ میں اپنا کردار ادا کیجیے:** آیئے نیت کریں کہ ہم اللہ کے حکم کی تعمیل میں تمام انسانوں کی مساوات پر مبنی انسانی معاشرے کی تعمیر کے لیے کوشش کریں گے۔ ان شاءاللہ، وہ ہمیں اپنی برادری کو، اور اپنے معاشرے کو نسل پرستی اور قوم پرستی سے نجات دلانے کے لیے اٹھائے گئے ایک ایک قدم کی جزا دے گا۔

المختصر، آج مسلمانوں کی شبیہ میڈیا اور سیاسی رہنماؤں کے ذریعے دن رات مسخ کی جارہی ہے۔ ایسے میں ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ایک بہتر انسان کے طور پر ابھریں، بجائے اس کے کہ اپنی صفائی دینے کے چکر میں اس شیطانی کھیل کا حصّہ بن جائیں۔ جو دوسروں کو حقارت کی نظروں سے دیکھنے لگتا ہے، وہ پہلے خود اپنی انسانیت کا قتل کرتا ہے۔ تعصب، نسل پرستی اور قوم پرستی ایک ہی طرح کی بیماریاں ہیں۔ سبھی کے پاس یہ اختیار ہے کہ یا تو وہ اپنی مذہبی تعلیمات کو استعمال کرتے ہوئے اعلیٰ انسانی اقدار کے لیے اٹھ کھڑے ہوں یا قوم پرستی کی دلدل میں غرق ہو جائیں۔

نسل پرستی اور قوم پرستی دوہری برائیاں ہیں۔ آیئے نسل پرستی کے خلاف ذاتی سطح پر جدوجہد شروع کریں۔ خدا آپ کا حامی وناصر ہو۔